حصہ دوم: آئینِ پاکستان

باب چہارم: شہریت اور پائیدار معاشرت

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ایک جمہوری ریاست کے بنیادی اصول کے طور پر قانون کی حکمرانی کی اہمیت پر بحث کر سکیں اور پاکستان میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے طریقے تجویز کر سکیں۔
- معاشرتی فلاح و بہبود یا رضاکارانہ کاموں میں شہریوں کی شرکت کے تصورات اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- شہریت کے حصول اور منسوخی کا تعین کر سکیں۔ (ہجرت، نقل مکانی، شادیاں)۔
- ایک خوشحال ملک کے لیے آزاد صحافت، انصاف اور مساوات کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- یہ سمجھتے ہوئے کہ میڈیا کے پیغامات مختلف سیاق و سباق سے متاثر ہوتے ہیں جن میں معاشی، سماجی، سیاسی، تاریخی اور جمالیاتی عوامل شامل ہوتے ہیں، سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کی آج کی دنیا میں ایک باشعور ڈیجیٹل شہری ہونے کی اہمیت کو اجاگر کر سکیں۔

قانون کی حکمرانی کے بنیادی اصول

تاریخ میں قانون کی حکمرانی کی تشریح مختلف انداز میں کی گئی ہے جو سماجی انصاف اور نظم و نسق کی فراہمی میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ ارسطو نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا بہترین انسان کا حکومت کرنا بہتر ہے یا بہترین قوانین کے ذریعے۔ اس نے قوانین کی نوعیت اور ان کے نفاذ میں حکومت کی اہمیت پر زور دیا۔ برطانوی مفکر البرٹ وین ڈائیسی نے قانون کی حکمرانی کو صوابدیدی اختیار اور وسیع حکومتی صوابدید سے آزاد قرار دیتے ہوئے باقاعدہ قانون کی مکمل بالادستی کو نمایاں کیا۔

قانون کی حکمرانی کی مختلف تعریفیں

قانون کی حکمرانی کی دیگر تعریفیں اصولوں کے ایک مجموعے کی حیثیت سے سامنے آتی ہیں جو یہ یقینی بناتی ہیں کہ حکومت ہر فرد کے ساتھ چاہے وہ کسی بھی نسل، جنس، تعلیم یا معاشی حیثیت کا حامل ہو، یکساں اور منصفانہ سلوک کرے۔ اس میں موجودہ قوانین کا جائزہ لینا، قانون کے سامنے برابری کا سلوک، انسانی حقوق کا تحفظ، تنازعات کے مؤثر حل کی رسائی اور امن وامان کی بحالی شامل ہیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے قانون کی حکمرانی کو ایک بنیادی اصول کے طور پر بیان کیا ہے جس کے تحت تمام سرکاری اور نجی ادارے عوامی طور پر نافذ کردہ یکساں طور پر لاگو ہونے والے اور آزادانہ طور پر فیصلہ کرنے والے قوانین کے لیے جوابدہ ہیں جو بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کے مطابق ہیں۔ اس میں قانونی بالادستی، مساوات، احتساب، انصاف، اختیارات کی علیحدگی، فیصلہ سازی میں شمولیت، من مانی سے بچاؤ اور شفافیت شامل ہیں۔

قانون کی حکمرانی کی اقسام

قانون کی حکمرانی کی تعریفیں دو وسیع اقسام میں آتی ہیں:

1- **باضابطہ یا سرکاری:** امن وامان کو یقینی بنانے میں قانون کی حکمرانی کے کردار پر زور دیتا ہے، اور عدالتوں اور ٹریبونلز کی طرف سے موثر فیصلوں کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

2- **ادارہ جاتی توجہ:** جامع قوانین، اچھی طرح سے کام کرنے والی عدالتوں، اور اچھی طرح سے تربیت یافتہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

دونوں اقسام قانون کی حکمرانی کو مختلف سماجی طور پر تشکیل دیے گئے نتائج کے طور پر پیش کرتے ہیں جو پیش گوئی کے قابل اور مؤثر فیصلوں کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔

قانون کی حکمرانی کی ترویج

پائیدار ترقی کا 2030 ایجنڈا (SDGs) ایک ایسی دنیا کی تشکیل کا عزم کرتا ہے جہاں ہر فرد تشدد اور خوف سے آزاد زندگی گزار سکے، جہاں بھوک اور غربت کا مکمل خاتمہ ہو اور زمین کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ بنایا جائے۔ پاکستان بھی اقوام متحدہ کے 2030 ایجنڈا برائے پائیدار ترقی پر دستخط کر چکا ہے۔ اس عالمی

تبدیلی کی بنیاد اس تصور پر رکھی گئی ہے کہ انسانی حقوق، امن و سلامتی اور ترقی آپس میں جڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کو مضبوط بناتے ہیں۔

SDG-16 کا مقصد ایسے پر امن، انصاف پسند اور جامع معاشروں کی تشکیل کرنا ہے جو قانون کی حکمرانی کے اصولوں کے تحت چلتے ہوں۔ یہ ایک بنیادی شرط ہے جس کے ذریعے دیگر تمام اہداف جیسے صحت، تعلیم، اقتصادی سرگرمیاں اور ترقی کے مختلف پہلوؤں کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ عالمی خواہش ایک نئی ترقی کی راہ ہموار کرتی ہے جہاں لوگ ایسے فیصلے کرتے ہیں جو ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

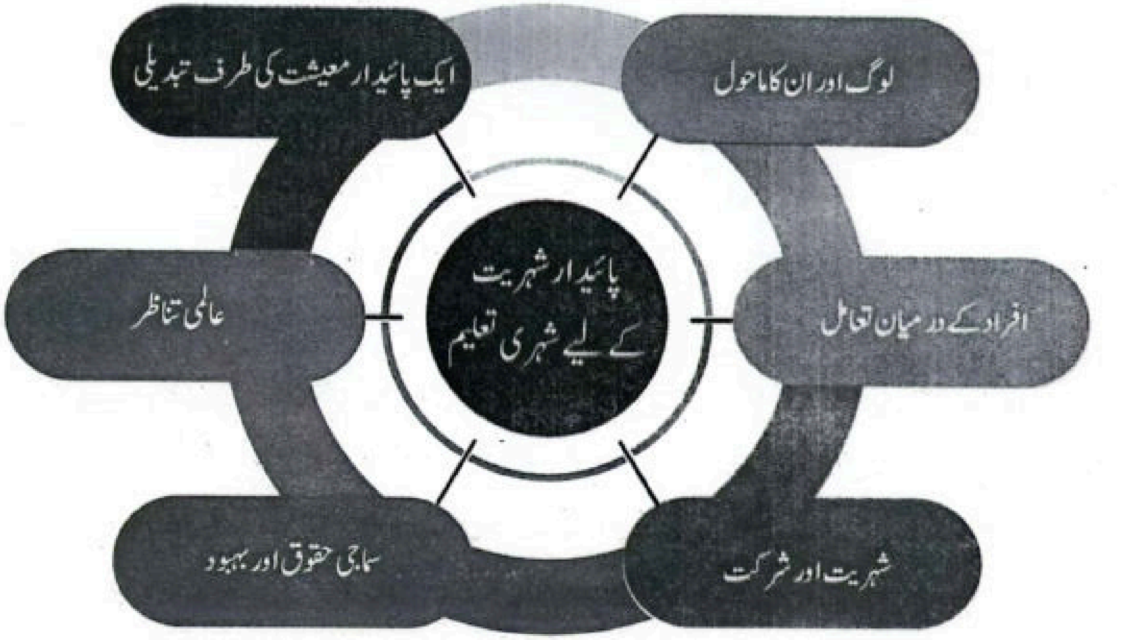

شہری اور شہریت

شہری وہ فرد ہوتا ہے جسے کسی خاص ملک یا قومی ریاست کے قانونی رکن کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ حیثیت کچھ حقوق اور ذمہ داریوں کے ساتھ آتی ہے۔ شہریت کی تعریفیں کچھ مختلف ہوتی ہیں لیکن سبھی بنیادی تصور پر متفق ہیں۔

میریام-ویبسٹر ڈکشنری تاریخی بنیادوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے اور ایک شہر یا قصبے کے اندر آزاد شہری کے حقوق کی وضاحت کرتی ہے۔ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری ایک ریاست کی جانب سے قانونی طور پر تسلیم کرنے پر زور دیتی ہے۔ کیمبرج ڈکشنری شہریت کے دوہرے معنی پر روشنی ڈالتی ہے جس میں قومی رکنیت اور مقامی شہر یا شہر کی وابستگی شامل ہے۔ برٹانیکا ڈکشنری کسی ملک کی طرف سے اپنے شہریوں کو پیش کردہ قانونی تعلق اور متعلقہ حقوق اور تحفظات پر زور دیتی ہے۔ یہ تعریفیں عام طور پر کسی ریاست یا قوم میں قانونی حیثیت اور رکنیت پر زور دیتی ہیں جن میں اکثر حقوق، مراعات اور ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں۔ شہریت کو قانون کی حکمرانی سے جوڑتے ہوئے 2030 کا ایجنڈا برائے پائیدار ترقی، قانونی شناخت اور حکمرانی میں فعال شرکت پر زور دیتا ہے۔

کسی ملک کی جانب سے اپنے شہریوں کو فراہم کردہ قانونی تعلقات اور ان کے حقوق و تحفظات کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ یہ تعریفیں عموماً کسی ریاست یا قوم میں قانونی حیثیت اور رکنیت کی وضاحت کرتی ہیں، جن میں اکثر مخصوص حقوق، فوائد اور ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں۔ شہریت کو قانون کی حکمرانی کے ساتھ منسلک

کرتے ہوئے 2030 کا ایجنڈ ا برائے پائیدار ترقی قانونی شناخت اور حکمرانی میں فعال شمولیت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور ذمہ داریوں کو برقرار رکھا جائے اور لوگوں کو پالیسیوں اور فیصلوں پر اثر انداز ہونے کے لیے بااختیار بنایا جائے، اس طرح ایک منصفانہ اور جامع معاشرے کو فروغ ملے گا۔

شہریت

شہریت ایک فرد اور ریاست کے درمیان تعلق کی وضاحت کرتی ہے جس کے تحت فرد ریاست کے ساتھ وفاداری کا عہد کرتا ہے اور اس کے بدلے میں ریاست اس کی حفاظت کی ضمانت دیتی ہے۔ شہریت کا مفہوم صرف آزادی نہیں بلکہ اس کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی شامل ہیں۔ شہریوں کے پاس مخصوص حقوق، فرائض اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں جو غیر ملکیوں اور دیگر غیر شہریوں کے لیے جزوی طور پر ہی فراہم کی جاتی ہیں۔ عام طور پر مکمل سیاسی حقوق جیسے کہ ووٹ دینے اور عوامی عہدوں پر فائز ہونے کا حق شہریت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ شہریت کی بنیادی ذمہ داریوں میں ریاست سے وفاداری، ٹیکس کی ادائیگی اور فوجی خدمات وغیرہ شامل ہیں۔

شہریت قومیت کی ایک خاص شکل ہے جو مختلف تعلقات کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ اصطلاح ایک فرد اور ریاست کے درمیان تعلق کو بیان کرتی ہے، جو ہمیشہ سیاسی حقوق کی ضمانت نہیں دیتی بلکہ دیگر فوائد خاص طور پر غیر ملکی تحفظ کی فراہمی کا بھی مطلب رکھتی ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت، شہریت ان تمام افراد کی شناخت کرتی ہے جنہیں ریاست کی جانب سے تحفظ فراہم کرنے کا حق حاصل ہے۔ قومیت صرف افراد تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ مختلف اداروں جیسے کمپنیوں، بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں کے تعلقات کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔ ان تمام اداروں کی بھی ایک قومیت ہوتی ہے۔

شہریت کے حقوق اور ذمہ داریاں

شہریت مخصوص حقوق، مراعات اور ذمہ داریاں اس ملک کے دائرہ اختیار کے اندر افراد کو دیتی ہے جس سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حقوق اور ذمہ داریاں مخصوص قوم کے قوانین اور ضوابط کے لحاظ سے مختلف ہوسکتی ہیں۔ یہاں ہم شہریت کے حقوق کی مختلف اقسام پر بات کرتے ہیں:

شہریوں کے حقوق

1۔ قانونی حقوق: شہریوں کو آئین کی طرف سے کچھ قانونی تحفظ دیا گیا ہے۔ اس میں منصفانہ مقدمے کا حق، تقریر کی آزادی، مذہب اور پرامن اجتماعات وغیرہ شامل ہیں۔

2۔ سماجی فوائد: شہری حکومت کی طرف سے فراہم کردہ مختلف سماجی فوائد کے حقدار ہوسکتے ہیں جیسے صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، سماجی تحفظ اور فلاحی پروگراموں تک رسائی۔ یہ شہریوں کے لیے امدادی نظام کے طور پر کام کرتے ہیں۔

3۔ سیاسی شرکت: شہریت میں اکثر سیاسی عمل میں حصہ لینے کا حق شامل ہوتا ہے جیسے انتخابات میں ووٹ دینا، عوامی عہدے کے لیے انتخاب لڑنا اور اپنے خیالات کے اظہار کے لیے پرامن احتجاج سمیت سیاسی سرگرمی میں شامل ہونا۔

4- معاشی حقوق: پاکستان کے آئین میں شہریوں کو متعدد معاشی حقوق فراہم کیے گئے ہیں جن میں جائیداد کے حصول کا حق اور کسی بھی کاروبار یا پیشے کو اپنانے کی آزادی شامل ہیں۔ آئین ریاست کو بنیادی ضروریات جیسے خوراک، رہائش، تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے، دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے اور ہر فرد کے لیے سماجی اور معاشی انصاف کو فروغ دینے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔

ذمہ داریاں:

حقوق کے ساتھ ساتھ شہریت میں کچھ ذمہ داریاں بھی شامل ہوتی ہیں جیسے:

1- قانون پر عملدرامد: ملکی قوانین کی پابندی شہریوں کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔ یہ سب کے لیے ایک منصفانہ اور منظم معاشرہ کو یقینی بناتی ہے۔

2- ٹیکس ادا کرنا: ٹیکس عوامی خدمات جیسے سڑکوں اور اسکولوں کو فنڈ فراہم کرنے میں حصہ ڈالتے ہیں جنہیں ہر کوئی استعمال کرتا ہے۔ ٹیکس ادا کرنا شہریت کی اہم ذمہ داری ہے۔

3- گواہی کی ذمہ داری: بعض صورتوں میں شہریوں کو گواہی دینے اور عدالتی مقدمات کے فیصلے میں معاونت کے لیے طلب کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہ صرف ایک اہم فرض ہے بلکہ یہ انصاف کے نظام میں شمولیت کا ایک ذریعہ بھی ہے۔

4- لازمی بھرتی: بعض ممالک میں شہریوں کو ضرورت کے وقت فوج میں خدمات انجام دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے ملک کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔

پبلک سروسز کی مالی معاونت میں ٹیکس کی آمدنی کی اہمیت

قومی شناخت اور جمہوریت پر شہریت کے اثرات

شہریت بنیادی طور پر کسی فرد کی قومی شناخت اور تعلق کے احساس کی تشکیل میں ایک اہم عنصر ہے۔ یہ معاشرے میں کسی کی حیثیت کو سمجھنے اور ثقافتی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں میں شمولیت کے لیے ایک بنیادی ڈھانچہ فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ شہریت ایک جمہوری معاشرے کی فعالیت کے لیے نہایت اہم ہے

کیونکہ یہ افراد اور ریاست کے درمیان تعلقات کی وضاحت کرتی ہے۔ شہریوں کے حقوق جمہوریت کی بنیاد ہیں جو آئین اور قوانین میں درج ہیں تاکہ افراد کو غیر قانونی اقدامات سے محفوظ رکھا جاسکے اور ان کی آزادی، مساوات اور عزت کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ حقوق جمہوری عمل میں شمولیت اور ایک مکمل زندگی گزارنے کے لیے ضروری وسائل فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کے تناظر میں جمہوریت اہم ہونے کے باوجود ہنگامہ خیز رہی ہے جس میں کامیابی اور ناکامی کے مختلف مراحل شامل ہیں۔ جہاں جمہوری اداروں نے سیاسی اظہار اور نمائندگی کے مواقع فراہم کیے ہیں وہیں سیاسی عدم استحکام، بدعنوانی اور حکمرانی کے مسائل نے کبھی کبھار جمہوری نظریات کے مکمل نفاذ میں رکاوٹیں بھی پیدا کی ہیں۔ شہریت کے فوائد کے ساتھ ساتھ شہریوں سے کئی فرائض اور ذمہ داریوں پر عملدرآمد کی توقع بھی کی جاتی ہے۔ یہ تجزیہ ان اہم ذمہ داریوں اور فرائض کا ایک مکمل جائزہ پیش کرتا ہے جو شہریوں کو بااختیار بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ایک شہری کے فرائض اور ذمہ داریاں

شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریاں ایک ایسا عمل جس سے کمیونٹی / لوگوں کو فائدہ ہو۔	شہریوں کے فرائض ایک ایسا عمل جو قانون کے ذریعہ مطلوب ہے۔
• ووٹ دینا • شہری اجلاسوں میں شرکت • حکومت سے درخواست • انتخابات میں حصہ لینا • کمیونٹی خدمات سرانجام دینا	• قوانین کی پابندی کرنا • ٹیکس ادا کرنا • قوم کا دفاع • منتخب خدمت کے لیے اندراج • گواہی دینا

شہریوں کے فرائض	فرائض کا ایک عام آدمی سے کیا تعلق ہے
• قوانین کی پابندی کرنا	• قوانین کی پابندی معاشرے میں نظم وضبط برقرار رکھتی ہے تاکہ لوگ محفوظ رہیں
• ٹیکس ادا کرنا	• بڑے منصوبوں (سڑکیں، سکول وغیرہ) کے لیے ٹیکس ادائیگی سے سب کو فائدہ ہو سکتا ہے۔
• گواہی دینا	• گواہی دینے کی ذمہ داری میں حصہ لے کر ایک شخص اپنے ساتھیوں کے آئینی حق کی حفاظت کرتا ہے۔
• قوم کا دفاع	• قوم کے دفاع سے پورے ملک کو فائدہ ہوتا ہے اور قوم کی حفاظت ہوتی ہے۔

ذمہ داریوں کا ایک عام آدمی سے کیا تعلق ہے۔	شہریوں کے فرائض
• ووٹنگ کا عمل عوامی فلاح و بہبود سے جڑا ہوا ہے، کیونکہ یہ شہریوں کے نظریات کو عوامی نمائندوں کے ذریعے سننے کا ایک ذریعہ فراہم کرتا ہے۔	• ووٹ دینا
• شہری اجلاسوں میں شرکت کرنے سے کوئی بھی سرکاری عہدیداروں تک اپنی آواز پہنچا سکتا ہے۔	• شہری اجلاسوں میں شرکت
• حکومت سے درخواست کرنا ہر کسی کو اپنی رائے حکومت تک پہنچانے کی اجازت دی جائے۔	• حکومت سے درخواست
• کمیونٹی خدمات عام بھلائی میں مدد کرتی ہیں۔ جب کوئی شہری اپنی کمیونٹی میں ضرورت کو دیکھتا ہے اور اس کا حل تلاش کرنے کے لیے ایک اضافی قدم اٹھاتا ہے تو اس سے ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے۔	• کمیونٹی سروس

رضاکارانہ کام اور کمیونٹی سروس کی اہمیت

رضاکارانہ کام کا مقصد کسی خاص علاقے میں لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ رضاکارانہ کام بلامعاوضہ کام ہے جس سے کمیونٹی کو فائدہ ہوتا ہے۔ یہ آزادانہ طور پر منتخب کیا گیا ہے یعنی لوگ ایسا کرتے ہیں کیونکہ وہ مدد کرنا چاہتے ہیں اس لیے نہیں کہ انہیں کرنا ہے۔ یہ عام ملازمتوں سے مختلف ہے۔ اس کی تین خصوصیات ہیں:

1- رضاکارانہ: یہ سرگرمی مفت، خودمختار اور آزاد ہوتی ہے۔

2- غیر منافع بخش حیثیت: رضاکارانہ کام ایک غیر منافع بخش نظام تشکیل دیتا ہے جو معاشرے میں قدروقیمت بڑھاتا ہے۔

3- بامعنی سرگرمی: رضاکارانہ کام ایک بامعنی سرگرمی ہے جو عوامی بھلائی میں شراکت پر زور دیتی ہے۔ رضاکار اپنے کام کے لیے مہارت پیدا کرسکتے ہیں۔

ایک صحت مند اور ہمدرد پاکستانی معاشرے کی تعمیر کے لیے کمیونٹی سروس اور رضاکارانہ خدمات میں حصہ لینا ضروری ہے۔ اس میں کمیونٹی سروس پلیٹ فارم کی مثالیں شامل ہیں۔

الخدمت فاؤنڈیشن پاکستان، ایدھی فاؤنڈیشن (جسے عبدالستار ایدھی نے قائم کیا تھا)، شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال، آغا خان فاؤنڈیشن اور بیٹھک اسکول نیٹ ورک وغیرہ غیر منافع بخش تنظیمیں ہیں۔ سوسائٹی برائے ایجوکیشن ویلفئیر بھی ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جو 1996 میں بنی۔

رضاکارانہ خدمات کے کئی فوائد ہیں:

1- باہمی تعلقات میں مضبوطی

رضاکارانہ خدمات مشترکہ سرگرمیوں کے ذریعے نئے لوگوں سے ملنے اور موجودہ تعلقات کو مضبوط کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہیں۔ یہ ایک گروپ کے ساتھ باقاعدگی سے بات چیت کرتے ہوئے سماجی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے جس سے رابطے قائم کرنا آسان ہوتا ہے۔ ایک خاندان کے طور پر کمیونٹی

سروس میں مشغول ہونا بچوں کو دوسروں کی مدد کرنے اور مشترکہ تجربات حاصل کرنے کی اہمیت سکھاتا ہے۔

2- دماغی اور جسمانی صحت کو بہتر بنانا

رضاکارانہ کام کامیابی اور فخر کا احساس فراہم کر کے خود اعتمادی اور زندگی میں اطمینان کو بڑھاتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر دوسروں کے ساتھ باقاعدگی سے بات چیت سماجی تنہائی کو کم کر سکتی ہے جو ڈپریشن کا ایک اہم سبب ہے۔ یہ جسمانی صحت کو بھی بہتر بنا سکتا ہے خاص طور پر بزرگ افراد میں، دائمی درد یا دل کی بیماری کی علامات کو کم کر کے انھیں صحت مند رکھ سکتا ہے۔

3- کیریئر کی ترقی

رضاکارانہ خدمات نئے شعبوں میں تجربہ فراہم کرتی ہیں اور طویل مدتی وابستگی کے بغیر ممکنہ کیریئر کے راستے تلاش کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ یہ ٹیم ورک، کمیونیکیشن، مسئلہ حل کرنے، اور کام کی بروقت تکمیل جیسی مہارتوں کی مشق اور بہتری کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں رضاکارانہ خدمات پیشہ ورانہ تنظیموں اور انٹرن شپ کے ذریعے روابط کا باعث بن سکتی ہیں۔

4- ذات کی تکمیل

رضاکارانہ سرگرمیاں افراد کو اپنی دلچسپیوں اور جذبات کے مطابق کام کا موقع فراہم کرتی ہیں جو روزمرہ کے معمولات میں ایک وقفہ فراہم کرتی ہیں۔ بامعنی مشاغل میں شامل ہونے سے حوصلہ افزائی اور تخلیقی صلاحیتوں کی تجدید ممکن ہوتی ہے جو ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی دونوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر کمیونٹی سروس معاشرتی تعلقات کو مضبوط کرتی ہے، ذہنی اور جسمانی صحت کو بہتر بناتی ہے، کیریئر کی ترقی میں مددگار ہوتی ہے اور لوگوں کی زندگیوں میں خوشی اور اطمینان لاتی ہے۔ یہ ذاتی تجربات کو بڑھانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

ایک شہری کی خصوصیات

ماہرین سماجیات اچھے شہریوں کو ایک اچھے فرد کے طور پر دیکھتے ہیں جو فعال طور پر اپنے معاشروں کو بہتر بناتے ہیں۔ وہ اپنا وقت رضاکارانہ طور پر دے کر معاشرے کی بھلائی کے لیے بات کرتے ہوئے اور یہاں تک کہ مقامی حکومت میں شامل ہو کر اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ یہ شہری ذمہ داری کے مضبوط احساس کو ظاہر کرتا ہے۔ تنوع کا احترام ایک اور کلیدی خصوصیت ہے۔ اچھے شہری مختلف پس منظر اور ثقافتوں کا احترام کرتے ہیں۔ وہ شمولیت کو فروغ دیتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ہر کسی کو احترام کا احساس دلاتے ہیں اور غیر منصفانہ تعصبات کو چیلنج کرتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بات کی گئی ہے جمہوریت میں فعال شہری ووٹ ڈال کر موجودہ واقعات سے باخبر رہتے ہوئے اور ان مسائل پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں جو ان کے معاشروں کو متاثر کرتے ہیں۔ فعال شہری درج ذیل خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں:

1- ماحول کی حفاظت: ماحول کی حفاظت کرنے اور زمین پر انسانی سرگرمیوں کے اثرات کو سمجھنے کی حوصلہ افزائی کرنا۔

2- پڑوسیوں اور ساتھی کمیونٹی ممبران کی مدد کرنا: کمیونٹی کے اندر مہربانی اور مدد کی قدر سکھانا۔

رضاکارانہ خدمات آپ کی مدد کیسے کر سکتی ہیں؟

3- اپنے اعمال کے لیے ذمہ دار ہونا: جوابدہی کو فروغ دینا اور غلطیوں پر قابو پانے کی اہمیت۔

4- ہمدرد ہونا: دوسروں کے احساسات اور حالات کو سمجھنا اور ہمدردی کو فروغ دینا۔

5- دوسرے لوگوں کی جگہ، حقوق اور جائیداد کا احترام: حدود کی اہمیت اور دوسروں کے حقوق پر زور دینا۔

6- قانون کی پاسداری: ایک ہم آہنگ معاشرے کے لیے قواعد و ضوابط کی پیروی کی ضرورت کو اجاگر کرنا۔

7- سوسائٹی کا ایک فعال رکن ہونا: کمیونٹی اور شہری سرگرمیوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا۔

8- اپنے اردگرد کے ماحول سے آگاہ ہونا: مقامی اور عالمی ماحول کے بارے میں ذہن سازی اور آگاہی کی تعلیم دینا۔

9- حق کے لیے کھڑا ہونا: انصاف کا احساس اور ناانصافی کے خلاف بولنے کی ہمت پیدا کرنا۔

10- ایمانداری: تمام اعمال میں سچائی اور دیانت کو فروغ دینا۔

تعلیم میں ان خصوصیات کو شامل کرنے سے ایک مستحکم اخلاقی بنیاد قائم ہوتی ہے جو رویوں اور تعاملات کی رہنمائی کرتی ہے اور ذمہ دار اور باضمیر شہریوں کی نسل کی پرورش کرتی ہے۔

ایک ذمہ دار پاکستانی شہری کی خصوصیات اور ذمہ داریاں

ایک پاکستانی شہری کے بنیادی فرائض ملک کی مذہبی اقدار، اس کے قوانین کا احترام، سماجی و ثقافتی اصولوں کی پاسداری اور معاشرے کے اندر دوسروں کے ساتھ مشترکہ بھلائی کے لیے تعاون کرنے کے گرد گھومتے ہیں۔ مذہب ذاتی شناخت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام صحیح اور غلط کی تمیز کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ یہ فریم ورک افراد کو معاشرے میں اخلاقی طور پر برتاؤ کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جیسے کہ دوسروں کا احترام کرنا،

اچھے اخلاق پر عمل کرنا اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا، ایمانداری، مہربانی اور منصفانہ سلوک کرنا ہر فرد کے لیے ضروری ہے چاہے اس کے مذہبی عقائد، جنس یا نسل کچھ بھی ہو۔ دراصل یہ خصوصیات قانون کی پاسداری اور معاشرت میں ایک مثبت کردار ادا کرنے کی شہری ذمہ داری کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ ہیں۔

پاکستانی شہری کی بنیادی ذمہ داری اپنے وطن کے ساتھ وفاداری اور اعتماد کا اظہار کرنا ہے۔ انہیں ملک کے قوانین اور ضوابط کی پاسداری کرنی چاہیے خاص طور پر پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 5 کی روشنی میں جو وفاداری کو ایک اہم فرض قرار دیتا ہے۔ شہریوں کو فعال طور پر مفید سرگرمیوں میں شامل ہونا چاہیے، جیسا کہ شہری شمولیت کو فروغ دینے والے مختلف قوانین میں بیان کیا گیا ہے۔ سماجی ہم آہنگی اور پر امن بقائے باہمی کے اصولوں کے تحت احترام اور رواداری کو فروغ دینا ضروری ہے۔ انسانی اقدار اور وقار کا تحفظ جیسا کہ بنیادی حقوق کے قوانین میں درج ہے انتہائی اہم ہے۔ شہریوں کو ماحولیاتی تحفظ کے قوانین کے مطابق ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ماحولیاتی مسائل کے بارے میں آگاہی پھیلانی چاہیے۔ اپنے ماحول کو صاف رکھنا، ضرورت مندوں کی مدد کرنا اور قومی ترقی کے بارے میں سوچنا ترقیاتی منصوبوں اور پالیسیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ، بزرگوں کا احترام کرنا اور ملک کی بھلائی کے لیے دعا کرنا ثقافتی اور سماجی روایات کی عکاسی کرتا ہے۔

شہریت کا حصول، دست برداری اور منسوخی

شہریت کا مطلب وہ قانونی حیثیت ہے جو کسی فرد کو کسی مخصوص ملک میں کچھ حقوق اور ذمہ داریوں سے نوازتی ہے۔ افراد مختلف طریقوں سے شہریت حاصل کر سکتے ہیں اور بعض صورتوں میں وہ اس سے دست بردار ہو سکتے ہیں۔

شہریت کا حصول

1- پیدائشی حق شہریت: کئی ممالک میں ملکی سرحدوں کے اندر پیدا ہونے والے ہر فرد کو خود بخود شہریت فراہم کی جاتی ہے چاہے اس کے والدین کسی اور شہریت کے حامل ہی کیوں نہ ہوں۔ اس نظام کو سرزمین کا حق کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ میں امریکی آئین کے مطابق امریکی سرزمین پر پیدا ہونے والا ہر شخص امریکی شہری تصور کیا جاتا ہے چاہے اس کے والدین ریاست کے شہری نہ ہی ہوں۔

2- والدین کے ذریعے: شہریت کے حصول کا ایک اور طریقہ والدین کے ذریعے ہے، جسے خون کا حق کہا جاتا ہے۔ اگر آپ کسی مخصوص ملک کے شہریوں کے ہاں پیدا ہوئے ہیں تو آپ ان کی شہریت کے حق دار ہو سکتے ہیں چاہے آپ کی پیدائش اس ملک سے باہر ہوئی ہو۔ مثال کے طور پر اگر کوئی بچہ کسی دوسرے ملک میں اطالوی شہریوں کے ہاں پیدا ہوتا ہے تو وہ اطالوی شہریت کا حقدار سمجھا جائے گا۔

3- نیچرلائزیشن: یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے غیر ملکی افراد کسی نئے ملک کے شہری بن جاتے ہیں۔ اس کے لیے انہیں کچھ مخصوص شرائط پوری کرنی ہوتی ہیں جیسے کہ ایک طویل مدت تک وہاں رہنا، زبان کی مہارت حاصل کرنا اور شہریت کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنا۔ مثال کے طور پر ریاستہائے متحدہ امریکہ میں غیر ملکی افراد رہائش کے معیار کو پورا کرنے، امتحان پاس کرنے، اور اچھے اخلاقی کردار کا مظاہرہ کرنے کے بعد نیچرلائزیشن کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔

4-شادی کے ذریعے شہریت: کچھ ممالک اپنے شہریوں کے غیر ملکی شریک حیات کو شادی کے بعد شہری بننے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ خود بخود یا تیز تر قدرتی عمل کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ یورپی ممالک میں ایک غیر ملکی شریک حیات شادی شدہ ہونے اور ایک خاص مدت تک وہاں رہنے کے بعد شہریت کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔

5-شہریت کے حصول کے لیے ہجرت: پاکستان کے شہری قانون 1951 کے سیکشن 6 کے تحت شہریت کے حصول کے خواہاں افراد کو صوبائی حکومت کو فارم 'B' میں دوہری درخواست دینا ہو گی، جس میں ایک حلف نامہ، رہائشی سند (قاعدہ 23) اور 13 اپریل 1951 سے اجنوری 1952 کے درمیان پاکستان میں ہجرت کے ثبوت شامل ہوں گے۔ صوبائی حکومت درخواست کی جانچ پڑتال کرے گی اور فیصلہ کرے گی۔ اگر رہائشی سند سے استثنیٰ کا دعویٰ کیا جائے تو صوبائی حکومت درخواست کو وفاقی حکومت کے پاس سفارشات کے ساتھ بھیجے گی۔ وفاقی حکومت اس کے بعد حتمی فیصلہ کرے گی۔ یہ فیصلے درخواست دہندہ کے شریک حیات اور زیر کفالت نابالغ بچوں پر بھی لاگو ہوں گے بشرطیکہ شہریت کے دعوے میں انہیں شامل کیا گیا ہو اور شادی اور کفالت کے کافی ثبوت فراہم کیے گئے ہوں۔

شہریت سے محروم ہونا

دستبردار ہونا: لوگ ایک رسمی عمل کے ذریعے رضاکارانہ طور پر اپنی شہریت ترک کر سکتے ہیں۔ اس میں عام طور پر حکومت کو ایک دستاویز جمع کروانا شامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک امریکی شہری جو اپنی شہریت ترک کرنا چاہتا ہے اسے ایک مخصوص فارم بھرنا ہو گا اور بیرون ملک کسی امریکی اہلکار کے سامنے پیش ہونا ہو گا۔

مجرمانہ سرگرمی کی وجہ سے منسوخی: کچھ ممالک ایسے لوگوں سے شہریت چھین سکتے ہیں جن سے سنگین جرائم یا قومی سلامتی کو خطرہ ہو۔ اس میں عام طور پر قانونی کارروائی شامل ہوتی ہے اور اس کا انحصار ملک کے قوانین پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر دہشت گردی کا ارتکاب کرنے والا کچھ ممالک میں اپنی شہریت کھو سکتا ہے۔

حکام کی جانب سے منسوخی: کچھ معاملات میں حکام اگر سمجھتے ہیں کہ شہریت دھوکہ دہی، غلط بیانی یا حقائق کو توڑ مروڑ کر حاصل کی گئی تھی تو انھیں شہریت منسوخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ یہ اس وقت بھی ہو سکتا ہے جب کسی نے درخواست کے عمل کے دوران غلط معلومات فراہم کی ہوں۔ اس کے بعد حکام شہریت منسوخ کرنے کے لیے قانونی کارروائی کریں گے۔

دوہری شہریت کی پابندیوں کے ذریعے: کچھ ممالک دوہری شہریت کی اجازت نہیں دیتے یعنی آپ ایک وقت میں صرف ایک ملک کے شہری بن سکتے ہیں۔ اگر ایک شخص کسی ایسے ملک کی شہریت حاصل کرتا ہے جو دوہری شہریت کی اجازت نہیں دیتا ہے اور اپنی اصل شہریت کو بھی ترک نہیں کرتا تو وہ خود بخود پہلے ملک کی شہریت سے محروم ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک جاپانی شہری جو کسی ایسے ملک کا شہری بن جاتا ہے جو دوہری شہریت کی اجازت نہیں دیتا ہے وہ خود بخود اپنی جاپانی شہریت سے محروم ہو سکتا ہے۔

1970اور80کی دہائیوں میں بنگلہ دیش سے سابقہ مشرقی پاکستانی شہری مناسب دستاویزات کے بغیر پاکستان ہجرت کر گئے۔2000میں شہریت کے حصول کے عمل کی ڈیجیٹلائزیشن کے آغاز کے بعد ان افراد کو چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہ پاکستانی شناختی کارڈ کے حصول کے لیے جدوجہد کرتے رہے ہیں جو بنیادی خدمات تک رسائی کے لیے ضروری ہے۔ محدود تعلیمی مواقع اکثر انہیں اپنی آمدنی کے بنیادی ذریعہ کے طور پر ماہی گیری پر انحصار کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

شہریوں اور پارلیمنٹ کے ذریعہ چیک اور بیلنس

پاکستان کی حکومت کسی بھی دوسرے ملک کی طرح قانون بنانے، عوامی وسائل کے انتظام اور بین الاقوامی سطح پر قوم کی نمائندگی جیسے اہم فیصلے کرنے کی ذمہ دار ہے۔ یہ طاقت حکومت کو سڑکیں بنانے، اسکولوں کو فنڈ دینے اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کی اجازت دیتی ہے۔ اس طاقت کے منصفانہ استعمال کو یقینی بنانے کے لیے شہریوں اور پارلیمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ شہریوں کی نمائندگی حکومت کرتی ہے اور پارلیمنٹ ان کی جانب سے کام کرنے والے منتخب عہدیداروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ سب مل کر حکومت کو جوابدہ ٹھہراتے ہیں۔

شہریوں کی شرکت

پاکستان میں شہری مختلف معاملات میں اپنی آواز بلند کر سکتے ہیں اور حکومت کو جوابدہ بنانے کے مختلف طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔

1- **انتخابات میں ووٹ ڈالنا:** الیکشن ایکٹ 2017 کے مطابق، شہری انتخابات میں ووٹ دے کر حکومت کے اقدامات اور فیصلوں کی منظوری یا ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ انہیں ایسے لیڈروں کا انتخاب کرنے کی اجازت دیتا ہے جو ان کے خیالات کی عکاسی کرتے ہوں۔

2- **اظہار رائے:** پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 19 کے تحت شہریوں کو اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ وہ عوامی تقاریر وغیرہ کر سکتے ہیں، مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کر سکتے ہیں اور خطوط، اجلاسوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے تبدیلی کے لیے آواز بلند کر سکتے ہیں۔

3- **نگرانی کے طریقہ کار میں شرکت:** شہری حکومت کی شفافیت اور احتساب کو یقینی بنانے کے لیے عوامی سماعتوں، تحقیقات اور آڈٹ جیسے نگرانی کے طریقہ کار میں حصہ لے سکتے ہیں۔ وہ صوبائی اور وفاقی محتسب کو سرکاری خدمات یا طرز عمل سے متعلق محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ 2013 کے مطابق شکایات جمع کرا سکتے ہیں۔

پارلیمانی نگرانی

پاکستان کی پارلیمنٹ حکومتی اختیارات پر ایک اہم چیک کا کام کرتی ہے۔ ممبران اسمبلی اور منتخب عہدیدار عوام کے نمائندے کے طور پر کام کرتے ہیں۔ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 66 کے مطابق وہ سرکاری افسران سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں، سرکاری منصوبوں کی چھان بین کر سکتے ہیں اور مجوزہ قوانین پر بحث کر سکتے ہیں۔ پارلیمنٹ حکومت کو اپنے فیصلوں اور کارکردگی کے لیے جوابدہ ٹھہراتی ہے۔ مزید برآں آرٹیکل 120 کے تحت، پارلیمنٹ دانشمندانہ اخراجات کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کے بجٹ کا جائزہ لیتی ہے۔ دیگر متعلقہ مضامین میں شامل ہیں:

آرٹیکل 50: ملک بھر سے نمائندگی کو یقینی بناتے ہوئے سینیٹ اور قومی اسمبلی سمیت پارلیمنٹ کی تشکیل کرتا ہے۔

آرٹیکل 73: مالی بلوں کے لیے قانون سازی کے عمل کی تفصیلات بشمول بجٹ کی منظوری۔

آرٹیکل 89: صدر کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ آرڈیننس جاری کریں جب پارلیمنٹ کا اجلاس موجود نہ ہو تاہم یہ بعد میں پارلیمنٹ کی منظوری کے تابع ہو گا۔

آرٹیکل 95: وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کے طریقہ کار کو کنٹرول کرتا ہے، اور پارلیمنٹ کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ایگزیکٹو کو جوابدہ بنائے۔

ایک ٹیم کے طور پر کام کرنا

پاکستان میں شہری اور پارلیمنٹ حکومتی اختیارات پر چیک اینڈ بیلنس کا نظام بنانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ یہ نظام اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ حکومت شفاف اور ان لوگوں کے لیے جوابدہ رہے جن کی وہ خدمت کرتی ہے۔ جمہوری عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر شہری ملک کے مستقبل کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان میں پارلیمنٹ کا کردار

پاکستان کی پارلیمنٹ آئین کے آرٹیکل 50 کے تحت حکومت کو جوابدہ بنانے کے لیے ایک اہم ادارے کے طور پر کام کرتی ہے۔ جمہوری عمل کے ذریعے منتخب ہونے والے ارکان پارلیمنٹ عوام کے نمائندے کے طور پر کام کرتے ہیں اور انہیں حکمرانی میں اپنا تعمیری کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ عوامی اخراجات کی جانچ پڑتال کرتی ہے اور متعلقہ قائمہ کمیٹیوں کے کام کے ذریعے حکومت کی طرف سے کیے جانے والے اخراجات پر کنٹرول کرتی ہے۔ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کا جائزہ لینے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا خصوصی کردار ہے۔ پارلیمنٹ کے کاموں میں درج ذیل خصوصیات شامل ہیں۔

1- **وقفہ سوالات:** ممبران اسمبلی پارلیمانی قواعد کے تحت اجلاسوں کے دوران سرکاری افسران سے باقاعدگی سے سوالات کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز کے طرز عمل سے ملتا جلتا ہے جو ممبران اسمبلی کو حکومت کو اس کی پالیسیوں، اقدامات اور کارکردگی کے لیے جوابدہ ٹھہرانے کی اجازت دیتا ہے۔

2- **کمیٹی کی نگرانی:** پارلیمانی کمیٹیاں، جو آرٹیکل 73 اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت لازمی ہیں حکومتی پالیسیوں، منصوبوں اور اخراجات کے بارے میں انکوائری اور تحقیقات کرتی ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ حکومتی اقدامات عوامی مفادات اور قانون سازی کے مینڈیٹ کے مطابق ہوں وہ سماعتوں اور عوامی مشاورت کے ذریعے ثبوت اکٹھا کرتی ہیں۔

3- **بجٹ کی جانچ پڑتال:** آرٹیکل 190 کے مطابق پارلیمنٹ حکومتی بجٹ کا جائزہ لیتی ہے اور اسے منظور کرتی ہے، مالیاتی ذمہ داری اور عوامی فنڈز کی مؤثر تقسیم کو یقینی بناتی ہے۔ بجٹ پر بحث اور نگرانی کے طریقہ کار کے ذریعے پارلیمنٹ حکومت کو اس کے مالی فیصلوں اور ترجیحات کے لیے جوابدہ ٹھہراتی ہے۔

آزادئ صحافت، انصاف اور مساوات

"آزادئ صحافت" کی اصطلاح سے مراد اخبارات، رسائل اور دیگر ذرائع ابلاغ کا حق ہے کہ وہ حکومتی کنٹرول کے بغیر خبریں شائع کریں۔ پاکستان کے موجودہ آئین 1973 میں آزادی اظہار اور آزادی صحافت کے بارے میں واضح شق موجود ہے۔ آزادی اظہار کے پیرامیٹرز میڈیا کی آزادی اور اس آزادی کی حدود کا ذکر آئین کے آرٹیکل 19 میں کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے:

"اسلام کی عظمت یا پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سالمیت، سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاق کے مفاد کے پیش نظر یا توہین عدالت کسی جرم (کے ارتکاب) یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع ہر شہری کو تقریر اور اظہار خیال کی آزادی کا حق ہوگا اور پریس کی آزادی ہوگی۔"

اگرچہ آرٹیکل آزادی صحافت کے حوالے سے ایک منفرد حوالہ رکھتا ہے، لیکن یہ معلومات کے حق یا معلومات کی آزادی کے حوالے سے خاموش ہے۔ تاہم یہ فرض کیا گیا تھا کہ معلومات کی آزادی تقریر اور اظہار کی آزادی کے حصے کے طور پر دی جاتی ہے۔

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے (PLD 1993 SC 473) میں قرار دیا کہ:

"شہریوں کے معلومات حاصل کرنے کے حق کو آرٹیکل ۱۹ کے ذریعہ ضمانت دی گئی آزادی اظہار سے ظاہر کیا جاسکتا ہے اور اس طرح کے حق کو محفوظ رکھا جانا چاہیے"۔

مشہور میموگیٹ کیس (PLD 2012 SC 292) میں سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ:

"آئین کے آرٹیکل 19 نے معلومات تک رسائی کو لوگوں کا جائز حق بنا کر پاکستان کے شہریوں کو با اختیار بنایا ہے۔۔۔"

عدالت نے مزید کہا کہ اس آرٹیکل میں ہے کہ:

"ہر شہری کو طاقت کے مراکز سے خود مختاری حاصل کرنے کی صلاحیت فراہم کی گئی۔ کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ انھیں عوامی مفاد کے معاملات پر معلومات تک رسائی حاصل تھی؟"

پاکستان کے آئین میں آرٹیکل 19 کی شمولیت نے ملک میں معلومات تک رسائی کے حوالے سے بحث کو نمایاں طور پر تبدیل کر دیا۔ اس سے پہلے پوری بحث معلومات کی آزادی کے گرد گھومتی تھی۔ آرٹیکل کے نتیجے میں معلومات پر گفتگو "معلومات کے حق" میں منتقل ہوگئی۔ اس آرٹیکل میں مزید قانون سازی کی ضرورت ہے تاکہ معلومات تک رسائی کے عمل کو تفصیل سے بیان کیا جاسکے اور "مستثنیٰ معلومات" کی فہرست بنائی جائے۔ لہٰذا تمام صوبوں کے ساتھ ساتھ وفاقی حکومت کو اپنے اپنے دائرہ اختیار کے لیے معلومات کے حق کے قوانین کو نافذ کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ آرٹیکل کی ضرورت کے جواب میں خیبر پختونخوا اور پنجاب نے 2013 میں معلومات تک رسائی کے لیے مضبوط قوانین متعارف کرائے۔

ان قوانین کو خیبر پختونخوا رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2013 اور پنجاب ٹرانسپیرنسی اینڈ رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2013 کے نام سے جانا جاتا ہے۔

پاکستان میں پرنٹ میڈیا کے قوانین

پاکستان میں پرنٹ میڈیا سے متعلق قوانین کو اجتماعی طور پر "پرنٹ میڈیا قوانین" کہا جاتا ہے۔ ان قوانین کے معلومات کے حق اور پرنٹ میڈیا انڈسٹری کے کام کے لیے مختلف مضمرات ہیں۔

اخباری ملازمین (خدمات کی شرائط) ایکٹ، 1973

یہ قانون صحافیوں سمیت اخباری ملازمین کے کام کے حالات کو حل کرتا ہے۔ اگرچہ اس میں معلومات کے حق سے متعلق واضح دفعات شامل نہیں ہیں لیکن کام کے حالات کو بہتر بنانے پر ایکٹ کی توجہ صحافیوں کی کارکردگی کو براہ راست متاثر کر سکتی ہے۔ بہتر کام کرنے کے حالات صحافیوں کو اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔ چونکہ صحافی عوام کو باخبر رکھنے کے ذمہ دار ہیں اس لیے اس کردار کو مؤثر طریقے سے نبھانے کے لیے ان کے لیے کام کا ماحول بہت ضروری ہے۔

پریس کونسل آرڈیننس، 2002

پریس کونسل آرڈیننس 2002 بنیادی طور پر پریس کونسل آف پاکستان قائم کرتا ہے۔ کونسل کا مقصد اخلاقی ضابطہ اخلاق کو نافذ کرنا ہے جیسا کہ آرڈیننس کے شیڈول میں بیان کیا گیا ہے۔ مزید برآں پریس کونسل کو اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کے اعلیٰ ترین پیشہ ورانہ اور اخلاقی معیارات کو برقرار رکھنے کا کام سونپا جاتا ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وہ پاکستان میں سماجی مسائل اور خدشات کے لیے جوابدہ ہوں۔ آرڈیننس کا دیباچہ "عوامی بیداری" اور "معلومات کے آزادانہ پھیلاؤ" کا حوالہ دیتا ہے۔ تاہم، یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ "معلومات کے آزادانہ پھیلاؤ اور اظہار رائے کی آزادی" کو قومی مفاد کی خلاف نہیں ہونا چاہیے۔

اس کی تمہید میں لکھا ہے:

> "اور جب کہ آزادی صحافت اور عوامی آگاہی جمہوریت کی بنیاد ہے اور جمہوریت کا کام اور جوابدہی کے اصول قومی مفاد کی خلاف ورزی کیے بغیر معلومات کے آزادانہ پھیلاؤ اور اظہار رائے کی آزادی پر منحصر ہیں۔"

یہ آرڈیننس آزادی صحافت اور عوامی آگاہی کی اہمیت کو جمہوریت کے لازمی اجزاء کے طور پر اجاگر کرتا ہے اور انہیں احتساب کے اصولوں سے جوڑتا ہے۔ تاہم یہ اس بات پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ ایسی آزادیاں قومی سلامتی اور امن عامہ کے مفاد سے مشروط ہیں۔

آزاد صحافت کی اہمیت

ایک آزاد پریس معاشرے کے نگران کے طور پر کام کرتا ہے جو حکومتوں، کاروباری اور دیگر اداروں کو ان کے اعمال اور فیصلوں کے لیے جوابدہ رکھتا ہے۔ یہ عوام کو آگاہ کرنے، رائے عامہ کی تشکیل اور طرز حکمرانی میں شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک خوشحال ملک کے لیے آزاد پریس کی اہمیت کی چند اہم وجوہات یہ ہیں:

1-شفافیت اور احتساب: ایک آزاد پریس بدعنوانی، اختیارات کے ناجائز استعمال اور دیگر غلط کاموں کو بے نقاب کرتا ہے۔ اس طرح یہ حکومت اور دیگر اداروں میں شفافیت اور احتساب کو فروغ دیتا ہے۔ تحقیقاتی صحافت سکینڈلز، بدانتظامی اور ناانصافیوں کا پردہ فاش کرتی ہے جس سے گورننس میں اصلاحات اور بہتری آتی ہے۔

2-جمہوریت اور شہری سرگرمیاں: ایک آزاد پریس شہریوں کو وہ معلومات فراہم کرتا ہے جو انہیں باخبر فیصلے کرنے، جمہوری عمل میں حصہ لینے اور اپنے قائدین کو جوابدہ ٹھہرانے کے لیے درکار ہوتی ہیں۔ یہ عوامی بحث کو فروغ دیتا ہے، مختلف رائے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بنا کر جمہوری اداروں کو مضبوط کرتا ہے کہ طاقت چند لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز نہ ہو۔

3-انسانی حقوق کا تحفظ: ایک آزاد پریس انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کرنے، انصاف کی وکالت کرنے اور پسماندہ اور مظلوم طبقات کی آواز بننے کے ذریعے انسانی حقوق کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صحافی اکثر سماجی انصاف کے وکیل اور انسانی حقوق کے چیمپین کے طور پر کام کرتے ہیں جو ناانصافیوں پر روشنی ڈالتے ہیں اور ان لوگوں کی آواز بنتے ہیں جنھیں اکثر سنا نہیں جاتا۔

4-اقتصادی خوشحالی: ایک آزاد پریس شفافیت کو فروغ دے کر، سرمایہ کاروں کے اعتماد کو فروغ دے کر اور مارکیٹ میں معلومات کی فراہمی کو آسان بنا کر معاشی خوشحالی میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ یہ ضروری معاشی خبریں، تجزیے وغیرہ فراہم کرتا ہے جو کاروباری طبقات کو باخبر فیصلے کرنے اور ترقی کے مواقع پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

مرکزی خیال

امریکہ میں واٹرگیٹ اسکینڈل میں "واشنگٹن پوسٹ" کے تفتیشی صحافیوں نے نکسن انتظامیہ کی طرف سے غیر قانونی سرگرمیوں اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا پردہ فاش کیا جو بالآخر صدر رچرڈ نکسن کے استعفیٰ اور مالیاتی قوانین اور حکومتی شفافیت میں اصلاحات کا باعث بنے۔

آمرانہ حکومتوں والے ممالک میں آزاد صحافیوں اور میڈیا اداروں کو اکثر سنسرشپ، ہراساں کیے جانے اور حکومتی زیادتیوں، بدعنوانی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹنگ کے لیے قید کی سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں ان چیلنجوں کے باوجود ولی خان بابر، ارشد شریف، سہیل خان اور ملک ممتاز خان جیسے دلیر صحافیوں نے سچائی کو بے نقاب کرنے اور اقتدار میں رہنے والوں کا احتساب کرنے کے لیے اپنی جانیں خطرے میں ڈالیں۔

انصاف اور مساوات

انصاف ہر ایک کے ساتھ منصفانہ اور مساوی سلوک کا نام ہے۔ یہ کثیر جہتی ہے جس میں اصلاحی انصاف (غلطیوں کی سزا دینا) اور تقسیم انصاف (وسائل کی منصفانہ تقسیم) جیسے تصورات اس کے حصول کی رہنمائی کرتے ہیں۔ تاہم مکمل انصاف کا حصول عموماً ایک چیلنج ہوتا ہے۔ اختلاف، محدود وسائل اور ہمارے اپنے تعصبات سب انصاف کی فراہمی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اس کے باوجود انصاف کے لیے جدوجہد ضروری ہے۔ یہ سماجی استحکام کو فروغ دیتا ہے، تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور انفرادی حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

مساوات کا تصور عام طور پر مساوی ہونے اور سب کے لیے ایک جیسا مقام رکھنے پر مشتمل ہے۔ قانونی مساوات یہ اصول ہے کہ تمام لوگوں کو قانون کے ذریعے

یکساں طور پر تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ اس اصول کے لیے ایک منظم قانون کی حکمرانی کی ضرورت ہے جو مساوی انصاف فراہم کرنے کے لیے مناسب اقدامات کرے اور مساوی تحفظ کو یقینی بنائے۔

لبرل ازم کی کچھ تعریفوں میں قانون کے سامنے مساوات ایک بنیادی اصول ہے اور قانونی غلامی سے مطابقت نہیں رکھتا۔

اقوام متحدہ کے عالمی اعلامیہ برائے انسانی حقوق (UNDR) کا آرٹیکل 7 کہتا ہے: "تمام افراد قانون کے سامنے برابر ہیں اور بغیر کسی امتیاز کے قانون کی یکساں حفاظت کے حق دار ہیں"۔

یہ بیان اس بات پر زور دیتا ہے کہ قانون کے تحت نسل، جنس، رنگ، نسل، مذہب، معذوری، یا دیگر خصوصیات سے قطع نظر ہر کسی کے ساتھ بلا امتیاز یکساں سلوک کیا جانا چاہیے۔ دنیا کے بیشتر قومی آئین مساوات کی عمومی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ لیکن اس ضمانت کے مخصوص نفاذ مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بہت سے آئین رنگ و نسل سے قطع نظر برابری کی ضمانت دیتے ہیں جبکہ صرف چند ایک واضح طور پر قومیت سے قطع نظر برابری کے حق کا ذکر کرتے ہیں۔

مجموعی طور پر انصاف اور مساوات ایک منصفانہ معاشرے کے لیے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے نظریات ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

انصاف کے اہل حق (Qualified Right) اور مطلق حق (Absolute Right) کے درمیان فرق

انصاف کا اہل حق: انصاف کا اہل حق بعض حدود یا شرائط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے، جو حق کو دیگر سماجی یا حکومتی خدشات کے ساتھ متوازن کرتا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستانی آئین کے آرٹیکل 19 کے تحت شہریوں کو آزادی اظہار کا حق ہے لیکن یہ قومی سلامتی، امن عامہ یا اخلاقیات کے لیے معقول پابندیوں سے مشروط ہے۔

انصاف کا مطلق حق: انصاف کا مطلق حق غیر مشروط ہے اور اسے کسی بھی حالت میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستانی آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت تشدد یا ظالمانہ، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک کا نشانہ نہ بننے کا حق بغیر کسی استثناء کے مطلق ہے۔

انصاف منصفانہ سلوک اور حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے جب کہ مساوات اس اصول پر زور دیتی ہے کہ تمام افراد کو قانون کے ذریعے یکساں قدر اور تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ یہ اصول نہ صرف سماجی استحکام اور تعاون کو فروغ دیتے ہیں بلکہ متنوع عالمی سیاق و سباق میں بنیادی انسانی حقوق کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔

انصاف اور مساوات کی اہمیت

انصاف اور مساوات وہ بنیادی اصول ہیں جو قانون کی حکمرانی کو تقویت دیتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام افراد کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے اور کامیابی کے یکساں مواقع ہوں۔ جب انصاف اور مساوات کو برقرار رکھا جاتا ہے تو وہ سماجی استحکام، معاشی خوشحالی اور جامع ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ یہاں یہ بات اہم ہے کہ وہ ایک خوشحال ملک کے لیے کیوں اہم ہیں:

1- قانون کی حکمرانی اور قانونی یقینی: انصاف اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قوانین کا اطلاق منصفانہ اور غیر جانبداری سے کیا جائے جو افراد اور کاروباری اداروں کو نظام انصاف میں قانونی یقین اور اعتماد فراہم کرتے ہیں۔ یہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ قانون کے سامنے سب برابر ہیں اور کسی کی حیثیت، دولت یا طاقت سے قطع نظر حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔

2- سماجی ہم آہنگی اور استحکام: انصاف اور مساوات کو فروغ دے کر سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ افراد اور برادریوں کے درمیان اعتماد، احترام اور یکجہتی۔ جب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قانونی نظام منصفانہ اور غیر جانبدار ہے تو وہ قانون کی پابندی کرنے، تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے اور معاشرے میں فعال طور پر حصہ لینے کے زیادہ امکان رکھتے ہیں۔

3- اقتصادی ترقی: انصاف اور مساوات معاشی ترقی کے لیے ضروری ہیں کیونکہ یہ سرمایہ کاری اور جدت طرازی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتے ہیں۔ جب کاروباری اداروں اور سرمایہ کاروں کو نظام انصاف پر اعتماد ہوتا ہے، تو وہ سرمایہ کاری کرنے، ملازمتیں پیدا کرنے اور اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالنے کے لیے زیادہ تیار ہوتے ہیں۔

4- انسانی حقوق کا تحفظ: انصاف اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ نسل، جنس، مذہب، یا سماجی اقتصادی حیثیت سے قطع نظر انسانی حقوق کا تحفظ برقرار رکھا جائے۔ یہ افراد کو امتیازی سلوک، جبر اور طاقت کے غلط استعمال سے محفوظ رکھتا ہے اور وقار، آزادی اور سب کے لیے مساوات کو فروغ دیتا ہے۔

انصاف اور مساوات کی حقیقی دنیا کی مثالیں

اسکینڈینیوین ممالک: سویڈن، ڈنمارک اور ناروے جیسے ممالک انصاف اور مساوات کے لیے اپنی مضبوط وابستگی کے لیے مشہور ہیں۔ ان ممالک کے شہریوں کو مضبوط قانونی نظام، غیر جانبدار عدالتوں اور سماجی بہبود کے وسیع پروگراموں تک رسائی حاصل ہے۔ نتیجے کے طور پر وہ اداروں میں اعلیٰ سطح پر اعتماد، بدعنوانی کی کم سطح اور تعلیم، روزگار اور سماجی نقل و حرکت کے نسبتاً مساوی مواقع سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ سازگار ماحول سرمایہ کاری کو راغب کرتا ہے، جدت طرازی کو فروغ دیتا ہے اور پائیدار اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالتا ہے۔

کینیڈا: کینیڈا اپنی کثیر الثقافتی اور تنوع، انصاف اور برابری کے عزم کے لیے پہچانا جاتا ہے۔ کینیڈین چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈمز کینیڈا کے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق اور آزادیوں کی ضمانت دیتا ہے خواہ ان کا پس منظر کچھ بھی ہو۔ ملک نے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ عدالتی عمل کے ذریعے تنازعات کے حل کے لیے میکانزم قائم کیے ہیں۔ یہ ایک مستحکم اور جامع معاشرہ تشکیل دیتا ہے جہاں افراد کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے جو سماجی ہم آہنگی اور معاشی خوشحالی میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔

انصاف اور مساوات سے کیسے سمجھوتہ کیا جاتا ہے:

ترقی پذیر ممالک میں بدعنوانی: بہت سے ترقی پذیر ممالک میں بدعنوانی اور احتساب کی کمی انصاف اور مساوات کو کمزور کرتی ہے۔ سرکاری اہلکار اکثر رشوت خوری، غبن اور اقربا پروری میں ملوث ہوتے ہیں جس سے اداروں اور قانون کی حکمرانی پر عوام کا اعتماد ختم ہوتا ہے۔ یہ صورتحال آبادی کے درمیان غربت اور تشدد کو فروغ دیتی ہے۔ حال ہی میں ورلڈ بینک نے پاکستان کے معاشی چیلنجوں کو اجاگر کرتے ہوئے مالی سال 2024 کے لیے 1.8 فیصد کی معمولی نمو کی پیش گوئی کی ہے۔ رپورٹ میں اصلاحات کی فوری ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ 40 فیصد آبادی غربت کی لکیر

سے نیچے آچکی ہے۔ اسی طرح، نائیجیریا اور افغانستان جیسے ممالک میں بدعنوانی نہ صرف عوامی اعتماد کو مجروح کرتی ہے بلکہ وسائل کو ضروری خدمات اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی سے ہٹا کر اقتصادی ترقی کو روکتی ہے۔ یہ غربت کو برقرار رکھتا ہے اور ان اقوام میں انصاف اور مساوات کے حصول کی کوششوں میں رکاوٹ ہے۔

امریکہ میں نظامی امتیاز: شہری حقوق میں پیش رفت کے باوجود، ریاستہائے متحدہ میں نظامی امتیاز برقرار ہے جو خاص طور پر پسماندہ کمیونٹیز جیسے کہ نسلی اقلیتوں اور تارکین وطن کو متاثر کر رہا ہے۔ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، روزگار اور فوجداری انصاف تک رسائی میں تفاوت عدم مساوات اور سماجی ناانصافی کو برقرار رکھتا ہے۔ پولیس کی بربریت، نسلی پروفائلنگ اور بڑے پیمانے پر قید کے واقعات عدم مساوات کو دور کرنے اور قانون کے تحت مساوی سلوک کو یقینی بنانے کے لیے نظامی اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

پاکستان میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے اقدامات

قانون کے نفاذ کو مضبوط بنانا

پاکستان میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے مضبوط حکمت عملی ضروری ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط بنانے میں پولیس کی تربیت اور صلاحیت سازی کے پروگراموں کو بہتر بنانا شامل ہے۔ اس میں پنجاب میں ایسے اقدامات شامل ہیں جہاں پولیسنگ کے جدید طریقوں اور فرانزک سائنسز کو تربیتی سیشنز میں شامل کیا گیا ہے جن کا مقصد جرائم کی روک تھام اور انتظام کے لیے افسران کو لیس کرنا ہے۔ مزید برآں خیبر پختونخوا میں "پولیس عوام ساتھ ساتھ" جیسی کمیونٹی پولیسنگ کی کوششیں پولیس اور کمیونٹیز کے درمیان تعاون کو فروغ دیتی ہیں اور فعال مصروفیت اور تیز ردعمل کے طریقہ کار کے ذریعے عوامی تحفظ کو بڑھاتی ہیں۔

عدالتی اصلاحات

پاکستان میں انصاف کی بالادستی کے لیے عدلیہ میں اصلاحات ناگزیر ہیں۔ ان کوششوں میں سندھ ہائی کورٹ میں ای فائلنگ کے ذریعے عدالتی نظام کو جدید بنانا، کیس کے حل کو تیز کرنا اور بیک لاگ کو کم کرنا شامل ہے۔ خصوصی عدالتیں، جیسے انسداد دہشت گردی اور خاندانی عدالتیں، قانونی کارروائیوں کو تیز تر کرنے کے لیے قائم کی گئی ہیں تاکہ بروقت انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ مزید یہ کہ پنجاب لیگل ایڈ اینڈ اسسٹنس پروگرام جیسے اقدامات کا مقصد پسماندہ آبادی کو قانونی مدد فراہم کرنا، انصاف تک مساوی رسائی کو یقینی بنانا اور عدالتی سالمیت کو تقویت دینا ہے۔

سماجی و اقتصادی ترقی

پاکستان میں پائیدار سلامتی کی بہتری کے لیے سماجی و اقتصادی اختلاف کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔ تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری مثلاً پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اسکولوں کی تعمیر جیسے اقدامات ضروری خدمات تک رسائی کو فروغ دیتے ہیں۔ بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں CPEC کے تحت ملازمتیں پیدا کرنے کے اقدامات اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے منصوبے مائیکروفنانس پروگراموں اور پیشہ ورانہ تربیتی اسکیموں کو متحرک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو معاشی آزادی اور سماجی استحکام کو فروغ دے سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل سٹیزن شپ: آج کی دنیا میں اہمیت

ڈیجیٹل سٹیزن شپ کیا ہے؟

ڈیجیٹل سٹیزن شپ سے مراد ٹیکنالوجی کا ذمہ دارانہ استعمال ہے جس میں ایسے رویے شامل ہیں جو افراد کو آن لائن خطرات سے بچاتے ہیں اور انسانی حقوق کو برقرار رکھتے ہیں۔ اس میں ڈیجیٹل کمیونٹیز میں فعال شرکت، زندگی بھر سیکھنے، اور سیاسی، اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور بین الثقافتی سیاق وسباق میں انسانی وقار کا دفاع شامل ہے۔

ڈیجیٹل سٹیزن شپ کیوں ضروری ہے؟

میڈیا اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں، غلط معلومات، دھوکہ دہی اور بے بنیاد معلومات کی بھرمار ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ طلبہ کے درمیان اہم آن لائن ذرائع کی تصدیق میں نمایاں کمی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بدنیتی پر مبنی عناصر کی چالاکیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ڈیجیٹل شہری تعلیم کی اہمیت اس لیے بڑھ گئی ہے کہ یہ افراد کو معتبر ذرائع کی شناخت کرنے، اپنی رازداری کی حفاظت کرنے اور ذمہ داری کے ساتھ آن لائن ماحول میں چلنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔

ڈیجیٹل شہریت کی تعلیم

ڈیجیٹل سٹیزن شپ میں تعلیم افراد کو آن لائن انسانی حقوق کے تحفظ، آزادی، رازداری اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے مہارتوں اور علم سے آراستہ کرتی ہے۔ اسکولوں اور کمیونٹیز میں لاگو کیے جانے والے پروگرام جیسے کہ کینیڈا میں کم عمری سے ہی ذمہ دار آن لائن رویے پر زور دیتے ہیں جو دھوکہ دہی کی سرگرمیوں اور غلط معلومات سے لاحق خطرات کو کم کرتے ہیں۔

میڈیا پیغامات پر اثرات

میڈیا پیغامات واضح بیانات جیسے عوامی خدمت کے اعلانات سے لے کر ثقافتی اقدار کی عکاسی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ میڈیا کے مواد پر تنازعات، تعصب اور خفیہ مقاصد کے دعووں کی وجہ سے اکثر پیدا ہوتے ہیں۔ میڈیا پیغامات کو متاثر کرنے والے کئی عوامل ہیں:

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان کا آئین آرٹیکل 19 پاکستان کی سالمیت اور امن عامہ کے لیے مناسب پابندیوں کے ساتھ آزادی اظہار اور پریس کی ضمانت دیتا ہے۔

1- **اقتصادی عوامل:** معاشی مفادات میڈیا کے مواد پر اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ میڈیا ادارے اشتہارات کی آمدنی پر انحصار کرتے ہیں۔ نتیجتاً میڈیا ادارے ناظرین کو راغب کرنے اور منافع بڑھانے کے لیے سنسنی خیزی پر مبنی سرخیوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کچھ اخبارات فروخت اور اشتہارات کی آمدنی کو بڑھانے کے لیے مشہور شخصیات کے سنسنی خیز اسکینڈلوں کو بنیاد بنا سکتے ہیں جس سے تجارتی فائدے کے لیے معلومات کو مسخ کیا جا سکتا ہے۔

2-سیاسی عوامل: میڈیا ادارے سیاسی ایجنڈوں، تعصبات اور سنسر شپ سے متاثر ہو سکتے ہیں جو عوام کے سامنے پیش کیے گئے بیانیے کو تشکیل دیتے ہیں۔ حکومتیں یا سیاسی جماعتیں رائے عامہ بنانے یا اختلافی آوازوں کو دبانے کے لیے میڈیا کے بیانیے کو کنٹرول کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر آمرانہ حکومتوں میں سرکاری ذرائع ابلاغ حکومتی ایجنڈوں کو فروغ دینے اور اپوزیشن کے نقطہ نظر کو دبانے کے لیے پروپیگنڈے کے اوزار کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔

3-سماجی عوامل: سماجی اصول، اقدار اور ثقافتی عقائد مختلف سماجی گروہوں، شناختوں اور مسائل کی میڈیا کی نمائندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ میڈیا پیغامات دقیانوسی تصورات کو برقرار رکھ سکتے ہیں، تعصبات کو تقویت دے سکتے ہیں یا سماجی اصولوں کو چیلنج کر سکتے ہیں اور عوامی تاثرات اور رویوں کو تشکیل دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اشتہارات یا تفریحی میڈیا میں صنفی کرداروں کی تصویر کشی روایتی صنفی دقیانوسی تصورات کو تقویت دے سکتی ہے اور صنفی عدم مساوات میں حصہ ڈال سکتی ہے۔

4-تاریخی عوامل: تاریخی واقعات، اجتماعی یادیں اور ثقافتی ورثہ میڈیا کے بیانیے اور ماضی کے واقعات کی تشریحات کو متاثر کرتے ہیں۔ ثقافتی تناظر، تاریخی سیاق وسباق اور نظریاتی تعصبات کے لحاظ سے تاریخی واقعات کی میڈیا میں پیشکش مختلف ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر نصابی کتابوں یا فلموں میں نو آبادیاتی تاریخ کی عکاسی سابقہ نو آبادیاتی طاقتوں اور نو آبادیاتی اقوام کے درمیان نمایاں طور پر مختلف ہو سکتی ہے جو مختلف تشریحات اور بیانیے کی عکاسی کرتی ہے۔

5-جمالیاتی عوامل: جمالیاتی انتخاب جیسے بصری، لسانی اور بیانیہ تکنیک میڈیا پیغامات کی پیشکش کو تشکیل دیتے ہیں۔ جمالیاتی عوامل سامعین کی مصروفیت، جذباتی رد عمل اور اعتبار کے تصورات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر سینما کی تکنیکوں کا استعمال، جیسے روشنی، موسیقی اور کیمرے کے زاویے مخصوص جذبات کو جنم دے سکتے ہیں یا فلم اور ٹیلی ویژن پروڈکشنز میں ڈرامائی اثرات پیدا کر سکتے ہیں۔

میڈیا کے اثرات اور ڈیجیٹل شہریت کی اقسام

1-سوشل میڈیا ایکو چیمبرز: سوشل میڈیا الگورتھم صارف کی ترجیحات اور مصروفیت کی بنیاد پر مواد پیش کرتے ہیں اور فلٹر ببلز یا ایکو چیمبر بناتے ہیں جہاں افراد کو ایسی معلومات سے آگاہ کیا جاتا ہے جو ان کے موجودہ عقائد اور نقطہ نظر کو تقویت دیتی ہیں۔ ڈیجیٹل شہریوں کو اس رجحان سے آگاہ ہونے کی ضرورت ہے اور نظریاتی بلبلوں میں پھنسنے سے بچنے کے لیے مختلف نقطہ نظر کو فعال طور پر تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

2-غلط اور ادھوری معلومات کی مہمات: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ادھوری اور غلط معلومات کے پھیلاؤ انتخابات کو متاثر کرنے سے لے کر صحت عامہ کے بحرانوں کو ہوا دینے تک اہم نتائج کے حامل ہو سکتے ہیں۔ ڈیجیٹل شہریوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ذرائع کی ساکھ کا تنقیدی جائزہ لیں، معلومات کو آگے بڑھانے سے پہلے حقائق کی جانچ کریں اور بدنیتی پر مبنی عناصر کے ذریعے استعمال کیے جانے والے ہیر اپھیری کے ہتھکنڈوں سے چوکس رہیں۔

3-خبروں کی کوریج پر کارپوریٹ اثر: میڈیا ادارے کی کارپوریٹ ملکیت خبروں کی کوریج اور ادارتی فیصلوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ کاروباری ادارے صحافتی سالمیت پر منافع کے مارجن کو ترجیح دیتے ہیں۔ ڈیجیٹل شہریوں کو میڈیا گروپوں کے پس پردہ مفادات کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور زیادہ متوازن نقطہ نظر حاصل کرنے کے لیے خبروں اور تجزیہ کے آزاد ذرائع تلاش کرنے چاہییں۔

4-پسماندہ آوازوں کی نمائندگی: میڈیا کی نمائندگی اکثر بعض سماجی گروہوں کو پسماندہ یا دقیانوسی تصور کرتی ہے، عدم مساوات کو برقرار رکھتی ہے اور متنوع تجربات کو کم کر دیتی ہے۔ ڈیجیٹل شہری آزاد میڈیا اداروں کی حمایت، سوشل میڈیا پر پسماندہ آوازوں کو فروغ دے کر اور نمائندگی اور شناخت کی سیاست کے بارے میں بات چیت میں شامل ہو کر میڈیا کی نمائندگی میں زیادہ تنوع اور شمولیت کی وکالت کر سکتے ہیں۔

5-ڈیجیٹل کمیونیکیشن میں ثقافتی حساسیت: ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں ڈیجیٹل شہریوں کو آن لائن بات چیت کرتے وقت متنوع ثقافتی سیاق وسباق اور مواصلاتی اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگرچہ آزادیٔ اظہار انسانی حقوق کی ایک بنیادی قدر ہے لیکن بعض حالات میں دیگر اقدار کو ترجیح دی جا سکتی ہے۔ فحاشی اور کاپی رائٹ کے قوانین واضح کرتے ہیں کہ ثقافتی اقدار میڈیا اور مواصلات کو کس طرح متاثر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر فحاشی کی تعریفیں وقت کے ساتھ ساتھ بدل گئی ہیں جو بدلتے ہوئے سماجی رویوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ مسلسل ارتقاء ڈیجیٹل کمیونیکیشن میں ثقافتی حساسیت کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے جہاں ان باریکیوں کو سمجھنا باعزت اور جامع آن لائن تعاملات کو فروغ دیتا ہے۔

ضرورت

میڈیا کی خواندگی کو فروغ دینا آج کے پیچیدہ میڈیا ماحول میں مؤثر طریقے سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے۔ کام، کمیونٹی اور عالمی مواصلات میں مکمل طور پر شرکت کرنے کے لیے اور میڈیا کا دانش مندی سے استعمال کرنے کے لیے افراد کو یہ سمجھنا ہوگا کہ میڈیا کس طرح کام کرتا ہے۔ اس میں یہ شامل ہے کہ وہ جو کچھ دیکھتے اور پڑھتے ہیں اس پر سوال اٹھائیں، تعصبات کو سمجھیں اور نئے میڈیا کے آلات کا اعتماد کے ساتھ استعمال کریں۔ ہمارے چوبیس گھنٹے میڈیا کے ماحول میں جہاں غیر پیشہ ور افراد کا میڈیا روایتی میڈیا کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے صرف صارف ہونا کافی نہیں ہے۔ میڈیا کی خواندگی افراد کو یہ سمجھنے، تنقید کرنے اور اپنے خیالات کے اظہار کے لیے میڈیا کا استعمال کرنے کے قابل بناتی ہے۔

میڈیا کے ذرائع کی کثرت کے ساتھ مختلف نقطہ نظر اور معلومات تک رسائی حاصل کرنا بہت اہم ہے۔ میڈیا کی خواندگی والا معاشرہ صرف مطلوب نہیں بلکہ 21ویں صدی کی اہم ضرورت ہے۔ یہ سماجی شمولیت، اقتصادی بااختیاری اور ثقافتی تنوع کو فروغ دیتا ہے۔ میڈیا کی خواندگی کو فروغ دے کر ہم ہر ایک کو چاہے ان کا پس منظر کچھ بھی ہو فعال طور پر شرکت کرنے اور تخلیقی اور علمی معیشتوں میں اپنا حصہ ڈالنے کے قابل بناتے ہیں۔ یہ ایک ایسا معاشرہ تخلیق کرتا ہے جہاں افراد کو حقوق حاصل ہیں اور جہاں مختلف آوازیں اور صلاحیتیں پھل پھول سکتی ہیں۔

میں نے کیا سیکھا

- قانون کی حکمرانی کی تعریف پوری تاریخ میں بدلتی رہی ہے جو سماجی انصاف اور نظم و ضبط میں اس کے کردار کی عکاسی کرتی ہے۔
- قانون کی حکمرانی پس منظر سے قطع نظر قانون کے سامنے سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنے پر زور دیتی ہے۔
- حکومت سمیت ہر کوئی پہلے سے موجود قوانین کے لیے جوابدہ ہے۔
- قانون واضح، قابل رسائی اور منصفانہ اور مستقل طور پر لاگو ہونا چاہیے۔
- غلط استعمال کو روکنے کے لیے طاقت کو حکومت کی مختلف شاخوں میں تقسیم کیا جانا چاہیے۔
- معاشی استحکام اور ترقی کے لیے قانون کی مضبوط حکمرانی ضروری ہے۔
- قانون کی حکمرانی کی طاقت ملک کے اندر مختلف ہو سکتی ہے جو ترقی کو متاثر کرتی ہے۔
- قانون کی حکمرانی اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے ایک بنیاد ہے۔
- شہریت ایک فرد اور ریاست کے درمیان قانونی تعلق کی وضاحت کرتی ہے۔
- شہریوں کی ذمہ داریاں ہیں کہ وہ قوانین کی پابندی کریں، ٹیکس ادا کریں اور معاشرے میں اپنا حصہ ڈالیں۔

مشقی سوالات

بہترین جواب کا انتخاب کر کے درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

1۔ "ایک پُرامن، منصفانہ اور جامع معاشروں کی تخلیق کرنا جو قانون کی حکمرانی کے تحت زندگی گزاریں" اس کا حصہ ہے:

الف) ہزار سالہ ترقی کے اہداف
ب) ویژن 2025
ج) پائیدار ترقی کے اہداف
د) انسانی حقوق کا اعلامیہ

2۔ فعال شہریت میں شامل ہے:

الف) صرف انتخابات میں ووٹ دینا
ب) اپنی کمیونٹی میں حصہ لینا اور حکومت کو جوابدہ بنانا
ج) تمام قوانین کی پیروی کرنا، خواہ وہ منصفانہ ہوں یا نہیں
د) تمام ٹیکسز ادا کرنا۔

3۔ شہریت میں شامل ہے:

الف) ذمہ داریاں جیسے کہ ٹیکسز ادا کرنا
ب) حقوق جیسے کہ آزادیٔ اظہار
ج) حقوق اور ذمہ داریاں دونوں
د) نہ حقوق نہ ذمہ داریاں

4۔ پریس کونسل آرڈیننس 2002 کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

الف) اخبار کے ملازمین کے کام کے حالات کو بہتر بنانا
ب) اخباروں اور نیوز ایجنسیوں کے مواد کو باقاعدہ کرنا
ج) صحافیوں کو منصفانہ اجرت دینا
د) عوامی آگاہی اور معلومات کے آزاد بہاؤ کو فروغ دینا

5۔ آزاد پریس کس طرح خوشحال ملک میں مدد دیتا ہے؟

الف) صحافیوں کے درمیان اخلاقی رویے کو فروغ دے کر
ب) بدعنوانی کو بے نقاب کر کے اور اداروں کو جوابدہ بنا کر
ج) قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے سنسر شپ کی حوصلہ افزائی کر کے
د) تمام خبریں مثبت اور پر امید بنا کر

6۔ قانون کی حکمرانی کا مطلب ہے:

الف) حکومت اپنے قوانین خود بنا سکتی ہے
ب) ہر شخص بشمول حکومت قانون کی پیروی کرتا ہے
ج) صرف شہری ہی قانون کے تابع ہیں
د) قوانین عوامی رائے کی بنیاد پر مسلسل تبدیل ہو رہے ہیں

7۔ سوشل میڈیا کے ایکو چیمبروں کے لیے ڈیجیٹل شہریت کے حوالے سے ایک چیلنج کیا ہے؟

الف) وہ صارفین کو نئے ہنر سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں
ب) وہ صارفین کو مختلف نقطہ نظر سے آگاہ کرتے ہیں
ج) وہ صارفین کو متنوع معلومات سے کم آگاہ کرتے ہیں
د) وہ ذمہ دار آن لائن رویے کو فروغ دیتے ہیں

8۔ باب میں ذکر کیا گیا ہے کہ ثقافتی اقدار اس چیز پر اثر انداز ہو سکتی ہیں جسے فحش سمجھا جاتا ہے۔ یہ ڈیجیٹل مواصلات کے بارے میں کیا تجویز کرتا ہے؟

الف) تمام ثقافتوں میں فحاشی کی تعریف ایک ہی ہے۔

ب) ڈیجیٹل شہریوں کو آن لائن بات چیت کرتے وقت ثقافتی فرق سے آگاہ ہونا چاہیے۔

ج) کاپی رائٹ کے قوانین ثقافتی حساسیت سے متعلق نہیں ہیں۔

د) آن لائن آزادی اظہار کی کوئی حد نہیں ہے۔

9۔ ریاستہائے متحدہ میں غیر شہری والدین کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ مندرجہ ذیل میں سے کس اصول کے تحت خود بخود شہریت حاصل کرلے گا؟

الف) خون کا حق
ب) مٹی کا حق
ج) نیچرلائزیشن
د) شادی کے ذریعے شہریت

10۔ کوئی ایسا شخص جو پاکستان کا شہری بننا چاہتا ہے لیکن وہاں پیدا نہیں ہوا اور اس کے والدین پاکستانی نہیں ہیں وہ زیادہ تر شہریت کے لیے کس طریقہ سے درخواست دے گا؟

الف) پیدائشی شہری
ب) خون کا حق
ج) نیچرلائزیشن
د) شادی کے ذریعے شہریت

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- ایک جمہوری ریاست کے بنیادی اصول کے طور پر قانون کی حکمرانی کی کیا اہمیت ہے؟

2- پاکستان میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے کون سے طریقے تجویز کیے جاسکتے ہیں؟

3- نئی سروسز یا رضاکارانہ کاموں میں شہریوں کی شرکت کیوں اہم ہے؟

4- انصاف اور مساوات کی تعریف کرنے والے مضامین کیا ہیں؟

5- نقل مکانی، ہجرت، اور شادیاں شہریت کی حیثیت کو کیسے متاثر کرتی ہیں؟

6- ایک خوشحال ملک کے لیے آزاد پریس، انصاف اور مساوات کیوں اہم ہیں؟

7- کس طرح "محدود وسائل" کا تصور انصاف اور مساوات دونوں کے حصول میں رکاوٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس چیلنج سے کیسے نمٹا جاسکتا ہے جو دونوں نظریات کا احترام کرتا ہے؟

درج ذیل سوال کا تفصیل سے جواب دیں۔

1- قانون کی حکمرانی کی ابھرتی ہوئی تعریفیں خاص طور پر پاکستان جیسے ممالک کے اندر علاقائی تفاوت اور پائیدار ترقی کے ۲۰۳۰ ایجنڈے جیسے عالمی اقدامات کے تناظر میں سماجی انصاف، اقتصادی ترقی اور پائیدار ترقی کو کس طرح متاثر کرتی ہیں؟

2- شہریت مختلف طریقوں سے حاصل کی اور کھوئی جاسکتی ہے۔ شہریت حاصل کرنے اور کھونے کے یہ طریقے دوہری شہریت کے تصور کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟ ان ممکنہ فوائد اور خرابیوں کا تجزیہ کریں جن کا دوہری شہریوں کو سامنا ہو سکتا ہے؟

3- کیمونٹی سروس کے منصوبوں کے لیے رضاکارانہ خدمات کیسے لوگوں کو اپنی کیمونٹی سے زیادہ جڑنے اور اس کی فلاح و بہبود کے لیے ذمہ داری پر راغب کرتی ہیں؟

4- میڈیا کے اثرات کے تناظر میں ڈیجیٹل شہریت سے وابستہ چیلنجوں کی وضاحت کریں۔ وضاحت کریں کہ ایک ذمہ دار ڈیجیٹل شہری ان چیلنجوں سے کیسے نمٹ سکتا ہے؟

5- انصاف، مساوات اور سماجی و اقتصادی بہبود کے مابین تعلق کا تجزیہ کریں۔ ان اصولوں کو خاص طور پر بدعنوانی اور نظامی امتیاز سے پیدا ہونے والے چیلنجوں کے تناظر میں حقیقی زندگی کے حالات میں کس طرح برقرار رکھا جاسکتا ہے؟

کلاس کو گروپوں میں تقسیم کریں اور درج ذیل کام تفویض کریں:

1. پاکستانی پرنٹ میڈیا کے قوانین کے اہم نکات کی تحقیق کریں اور خلاصہ پیش کریں:

- اخبار کے ملازمین (خدمات کی شرائط) ایکٹ 1973
- پریس کونسل آرڈیننس 2002

2. ان قوانین کے اثرات پر بات چیت کریں:

- صحافیوں کے کام کے حالات اور کارکردگی
- پاکستانی پرنٹ میڈیا میں رپورٹنگ کا مواد اور معیار
- پریس کی آزادی اور عوام تک معلومات کی رسائی

3. پریس کونسل آرڈیننس کے تحت پریس کی آزادی پر لگائی گئی پابندیوں کا قومی سلامتی اور عوامی نظم و ضبط کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے تجزیہ کریں۔

4. طلبہ اپنی تحقیق پیش کریں گے۔

علم کا اطلاق

پاکستان میں پرنٹ میڈیا کے قوانین اور پریس کی آزادی کے منظر نامے کا جائزہ

کلاس کو بڑے گروپوں میں تقسیم کریں۔ درج ذیل کام تفویض کریں۔

درج ذیل پاکستانی پرنٹ میڈیا قوانین کی اہم دفعات پر تحقیق کریں اور خلاصہ پیش کریں

- اخباری ملازمین (خدمات کی شرائط) ایکٹ 1973
- پریس کونسل آرڈیننس 2002

لغت

- بالادستی: اختیار، طاقت یا عہدے میں دوسروں سے برتر ہونے کی حالت۔ ("قانونی بالادستی" کے تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے)
- حق رائے دہی سے محرومی: انتخابات میں ووٹ دینے کے حق کا نقصان۔
- تخفیف: کسی چیز کی شدت، سنگینی یا تکلیف کو کم کرنے کا عمل۔ ("انسانی مصائب کو کم کرنے" کے تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے)
- کثیر جہتی: بہت سے مختلف پہلوؤں یا جہتوں کا ہونا۔
- بااختیار بنانا: کسی کو ان کی زندگی یا صورتحال پر مزید کنٹرول دینے کا عمل۔ ("افراد کو پالیسیوں اور فیصلوں پر اثر انداز ہونے کے لیے بااختیار بنانے" کے تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے)
- استحقاق: ایک خصوصی حق۔ ("شہریت کی مراعات" کے تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے)